"الفضل" ہی کے الفاظ میں اس پر بھی توجہ دلاتے ہیں وہ غور سے سنے کہ

"پچھلے دنوں ایک ظالم محمد علی مرزائی نے حاجی محمد حسین بٹالوی کو بلاوجہ نہایت ہی سنگدلی اور خونخواری سے موت کے گھاٹ اُتار دیا اور اس کے ننھے ننھے بچوں کو یتیم کر دیا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ قادیانی جماعت اس پر اظہار افسوس کرتی اور ندامت سے سر جھکاتی۔ مگر اس نے اُلٹا اُس خونی کی یہ عزت کی کہ اُس کی تصویر شائع کی اور اُس کا نام مجاہد رکھا۔ اُس کے مقدمہ کی پیروی ہائی کورٹ تک کی۔ جب وہاں بھی اُسکی سزائے پھانسی بحال رہی تو پریوی کونسل لندن میں ہزاروں کے خرچ سے اپیل دائر کی۔"

یہ ہے قادیانی جماعت کا من حیث القوم انصاف۔ شجاعت اور دیانت کا ثبوت۔

قادیانی ممبرو! ہمارا یہ سوال بجا ہے یا بے جا؟

کسوف مرزا

(۲)

"مرقع ۲ میں کسوف مرزا کے عنوان سے سلسلہ ہمارا یہ شروع ہوا ہے۔ جس میں رمضانی کسوف وخسوف والی روایت پر بحث کی گئی ہے۔ آج اس سلسلہ کا دوسرا نمبر ہے۔ مرقع نمبر ۲ میں اس روایت پر روایتی حیثیت سے بحث ہوئی ہے۔ آج پانچویں دلیل سے اس کے معنے اور تشریح پر بحث ہوتی ہے۔" (مدیر)

(۵) پانچویں وجہ مرزا صاحب کی روایت کسوف وخسوف کا مصداق نہ ہونے کی یہ ہے کہ ان کا دعوےٰ ظلی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونے کا تھا جیسا کہ لکھا ہے۔

"جب قوم نے کہا کہ یہ تو عمداً دعوی کا دعوے کرتا ہے۔ میں نے تعجب کیا کہ میں
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہوں"۔ (ص۲۳ اعجاز احمدی)
اور ظل کبھی اپنے اصل سے بڑھکر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ خود ان کو بھی مسلّم ہے کہ
"سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالف ہو سکتا ہے۔ پس وہ روشنی جو اُس
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے وہ مجھ میں چمک رہی ہے"۔ (حوالہ مذکور)
اس کی مزید تشریح ان کے بیٹے مرزا محمود احمد موجودہ خلیفہ قادیان کی عبارت
ذیل میں یوں مرقوم ہے کہ
"اگر ایک صفت کی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیجائے تو ساتھ ہی اسکی
نفی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) سے ہو جائیگی کیونکہ جو چیز چشمہ میں
نہیں وہ گلاس میں کہاں آسکتی ہے"۔ (ص۲۹ القول الفصل)
اسی کی تائید مرزا صاحب کی اس عبارت میں ملتی ہے کہ
"جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا۔
اور نہیں پہچانا"۔ (ص۱۷۱ خطبہ الہامیہ)
ان سب عبارات سے صاف طور پر عیاں ہے کہ جو صفت یا جو نشان نبی صلعم
کے اندر تھے وہی مرزا جی کے اندر ہونے ضروری اور لابدی ہیں۔ ان سے بڑھکر
نہیں۔ پس اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ کیا نبی اکرم صلعم کے وقت میں اس قسم کا خسوف
کسوف ہوا تھا؟ اس کا جواب ظاہر ہے کہ آپ کی زندگی مبارک میں نہیں ہوا۔
ہاں مرزا صاحب نے نہایت شوخی سے ایک مقام پر معجزہ شق القمر کو از قسم خسوف
شمار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو ان کی مندرجہ ذیل تحریر۔
"اس کیلئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج
دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کریگا؟ (ص۷۱ اعجاز احمدی)
اس عبارت میں معجزہ نبوی کو از قسم خسوف کہکر اُس کی توہین کی ہے۔ جیسا کہ خود
مرزا نے کہا ہے کہ

"مثلاً اگر آج شق القمر کا معجزہ ہو تو یہ ہیئت وطبعی کے ماہر اور سائنس کے دلدادہ فی الفور اس کو کسوف خسوف کے اقسام میں داخل کر کے اس کی عظمت کو کم کرنا چاہینگے" (تقریر مرزا مندرجہ سالانہ رپورٹ جلسہ قادیان منعقدہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۵۸)

توہین کے علاوہ اپنی فضیلت نبی صلعم پر ظاہر کی ہے۔ بہر حال جبکہ بقول مرزا نبی صلعم کیلئے صرف چاند کو خسوف ہوا تھا تو ان کیلئے جو نبی صلعم کے ظل ہونے کے مدعی ہیں کسطرح چاند اور سورج دونوں کو ہوسکتا ہے۔

(۶) مرزا صاحب اس روایت کے اس وجہ سے بھی مصداق نہیں بن سکتے کہ جس دارقطنی کی روایت سے انہوں نے استدلال کیا ہے اس میں چاند گرہن کی تاریخ پہلی رمضان اور سورج گرہن کا منکسف ہوکا نصف رمضان میں مرقوم ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب جس گرہن کو اپنی صداقت پر شہادت آسمانی بتاتے ہیں وہ گرہن خود انہی کے قول کے مطابق چاند ۱۳ رمضان اور سورج ۲۸ رمضان کو گہن ہوا۔ (دیکھو صفحہ ۱۹۶ حقیقۃ الوحی و صفحہ ۴۶ ضمیمہ انجام آتھم) پس یہ اُن کی دلیل کسطرح ہوسکتا ہے۔ مرزاجی اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ

"ان مولویوں × × × نے یہ احمقانہ عذر پیش کر دیا کہ اس پیشگوئی کے یہ معنے ہیں کہ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن لگیگا اور پندرہ تاریخ کو سورج کو گرہن ہوگا۔ لاحول ولا قوۃ ان احمقوں نے یہ معنے کس لفظ سے سمجھ لئے۔ اے نادانو! آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرہ سوچو کہ حدیث میں چاند گرہن میں قمر کا لفظ آیا ہے پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ ہلال کا لفظ آتا۔ کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ پس ایک ایماندار کیلئے یہ ایک بدیہی

قرینہ ہے کہ اس جگہ پہلی رات سے مہینہ کی پہلی رات نہیں بلکہ چاند گرہن کی پہلی رات مراد ہے۔ اگر مہینہ کی پہلی رات مراد ہوتی تو اس جگہ ہلال کا لفظ چاہئے تھا نہ قمر کا۔" (صفحہ ۴۶ ضمیمہ انجام آتھم)

یہ تحریر مرزا صاحب کی علاوہ پُر از سب و شتم ہونے کے جو ہرگز کسی پاکباز مقدس بزرگ کی زبان سے نکلی ہوئی کہلانے کی حقدار نہیں ہے' بالکل غلط ہے کیونکہ اس روایت میں اول لیلۃ من رمضان ہے یعنی رمضان کی پہلی رات۔ اگر یہ مقصود ہوتا کہ چاند گرہن کی راتوں سے پہلی رات۔ تو عبارت یوں ہوتی۔ لاول لیلۃ من لیالی الخسوف۔ پس ایک مومن صاف باطن غیر متعصب کیلئے یہ ایک بدیہی دلیل ہے کہ اس جگہ پہلی رات سے از روئے روائت پیش کردہ مرزا رمضان کی پہلی رات ہے نہ کہ چاند گرہن کی راتوں سی پہلی رات۔

باقی رہا مرزا صاحب کا اعتراض جو بسبب خود غرضی اُن سے ظاہر ہوا ہے بدیں وجہ غلط ہے کہ قمر چاند کا ذاتی نام ہے اور ہلال و بدر وغیرہ سب اوصافی نام ہیں۔ اہل عرب قمر کو اس کی بعض وقتی حالتوں کی رو سے کبھی ہلال اور کبھی بدر وغیرہ کہتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہلال قمر نہیں یا بدر قمر نہیں۔ بلکہ ان کے محاورے میں ہلال (جو پہلی رات کے چاند کا وصفی نام ہے) بھی قمر ہے اور بدر (جو چودھویں پندرھویں شب کے چاند کا وصفی نام ہے) بھی قمر ہے چنانچہ "تاج العروس" (جو لغت کی مشہور کتاب ہے) میں لکھا ہے

الھلال غرۃ القمر وھی اول لیلۃ۔ (یعنی ہلال قمر کی پہلی رات ہے)

ایسا ہی قرآن مجید نے بھی شروع رات سے لیکر تمام ماہ کے چاند کو (جو مختلف اوقات میں مختلف ناموں سے پکارا گیا۔ یعنی کبھی ہلال اور کبھی بدر) قمر کہا ہے جیسا کہ آیت ذیل میں ہے۔

ھو الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نوراً وقدرہ منازل لتعلموا

عدد السنین والحساب - (سورہ یونس)

"یعنی اس ذات پاک نے سورج کو روشن اور چاند کو اُجالا بنایا اور اس چاند کی منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم سالوں کا شمار اور حساب کرسکو"

دیکھئے اس آیت میں اللہ تبارک و تعالےٰ نے سارے ماہ کے چاند کو قمر فرمایا ہے اسی طرح سورہ یاسین میں فرمایا کہ

والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم

"اور قمر کی منزلیں مقرر کیں یہانتک کہ وہ چلتا چلتا اپنی پہلی حالت خشک ٹہنی کی مانند ہوجاتا ہے"

اس جگہ بھی اللہ جل شانہ نے تمام ماہ کے چاند کو قمر فرمایا ہے۔ پس مرزا صاحب کا یہ اعتراض کہ پہلی شب کے چاند کو عرب قمر نہیں کہتے، محض مطلب پرستی ہے لغت عرب اور قرآن کریم سے تو مرزا صاحب کے مقلد شاید نہ مانیں کیونکہ یہ تو مرزا صاحب کا منہ دیکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک محمد رسول اللہ پر نازل شدہ قرآن کی کچھ وقعت نہیں۔ الا اس صورت میں کہ مرزا صاحب کے اقوال کے خلاف نہ ہو۔ اس لئے میں انہی کے گھر سے خود مرزا صاحب کے فرزند دلبند جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد موجودہ جانشین مرزا کی تحریر پیش کرتا ہوں جو اس معاملہ میں فیصلہ کن ہے سنئے وہ یہ ہے۔

"خدا تعالےٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انذار تام اور دشمنوں پر غلبہ کے متعلق قمر کو پیش کرتا ہے اور قمر کا وجود بعض پیشگوئیوں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود (مرزا) × × × کا وجود ہے آپ کو بدر بھی کہا گیا ہے مگر بدر بھی قمر کا نام ہے۔ قمر بدر نہیں ہوتا لیکن بدر ضرور قمر ہوتا ہے۔ اسیطرح قمر ہلال نہیں ہوتا مگر ہلال ضرور قمر ہوتا ہے کیونکہ چاند کا عام نام ہے خواہ چاند پہلے دن کا ہو یا دوسرے دن کا یا تیسرے چوتھے دن کا، خواہ چودھویں دن کا خواہ چھبیسویں یا ستائیسویں دن کا، چاند بعض کیفیتوں کے

لحاظ سے ہلال کہلاتا ہے۔" (درس قرآن تفسیر سورہ مدثر مندرجہ اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۸ء)

جناب خلیفہ قادیان کی اس عبارت سے یہ امر بالکل واضح ہوگیا کہ پہلی رات کے چاند کو قمر کہنا بالکل صحیح ہے۔ پس مرزا صاحب کی یہ دلیل کہ "پہلی رات کے چاند کو قمر نہیں کہا جاتا" نہ صرف گاؤخورد ہی ہوگئی، بلکہ اس سے ان کا پرلے سرے کا غیر صادق۔ مطلب پرست۔ مغالطہ دہ ہونا ثابت ہوگیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

بھائیو! مرزا صاحب کے غیر صادق ہونے پر یہی بات کافی ہے کہ وہ باوجود یہ اعتقاد رکھنے کے کہ پہلی رات کے چاند کو قمر کہنے والا نادان۔ اندھا۔ احمق ہے (ص۲۴ ضمیمہ انجام آتھم) خود ہی ایسی روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں فقرہ "تخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان (ماہ رمضان کی پہلی رات چاند گرہن ہوگا)" موجود ہے۔ اگر وہ راستباز ہوتے تو حسب اعتقاد خود ایسی روایت کو دیکھتے ہی جھوٹی کہہ دیتے۔ لیکن بجائے اس کے انہوں نے نہایت ہی غلط سلط تاویلوں سے نہ صرف اس روایت کو صحیح بلکہ حدیث رسول ہی ٹھیرا دیا۔ بلکہ اس کو بڑے زور شور سے اپنے لئے پیشگوئی بتایا۔

آہ! کسقدر قابل شرم فعل ہے کہ وہ شخص جو اپنے مخالفین سے بوقت بحث دلیل طلب کرتے ہوئے یہ کہے کہ

"اے بھلے مانس کیا دلیل اسی بات کا نام ہے کہ جس چیز کو آپ نہ مانیں وہی نہ ماننا دلیل سمجھا جائے × × دلیل تو وہ ہوتی ہے جس کے مقدمات ایسے بدیہی الثبوت ہوں جو فریقین کو ماننے پڑیں۔" (ص۱۰ شحنہ حق)

وہ خود اسی قسم کی کمزور دلائل سے اپنی سچائی منوائے۔ اور جو معقول پسند اس سے انکاری ہو اُس کو

"رئیس الدجالین۔ پلید۔ احمق۔ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ (ان پر خدا کی لعنت کی دس لاکھ جوتی پڑے)۔ نادان۔ اندھے۔ اسلام کے

عار مولوی، جاہل۔ بدذات۔ خبیث۔ دشمنان خدا و رسول۔ یہودی۔ بے ایمان۔ نابکار۔" (ص۴۶ تا ۵۲ ضمیمہ انجام آتھم)

کہکر اپنے مسیحی اخلاق کا ایسا واضح ثبوت پیش کرے جس پر ایک ثالث بالخیر کے منہ سے بیساختہ نکل جائے ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی ۔۔۔ بر وختم است بر یوسف نکوئی

بخلاف اس کے ہماری دریا دلی ملاحظہ ہو کہ ہم اس پر ذرہ بھر رنجیدہ نہیں بلکہ خوش ہیں۔ کیوں؟ کہ ان کی سخت کلامی ہی اس بات کی دلیل ہو کہ وہ علماء اسلام کے مقابلہ پر بالکل بے دست و پا اور صحیح جواب سے عاری تھے۔ اور بقول خلیفہ قادیان یہ بالکل صحیح بات ہے کہ

"جب انسان دلائل سے شکست کھا کر ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے۔ اور جسقدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔" (ص۱۵ انوار خلافت مصنفہ مرزا محمود احمد پسر مرزا قادیانی)

نیز ان کی یہ سخت کلامی اس بات کی بھی دلیل ہے کہ وہ ہرگز ہرگز مہدی نہیں ہیں جن کو انہوں نے خود ازالہ اوہام میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا ہم خُلق ہونا لکھا ہے۔ پس بقول مرزا صاحب

"ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔" (چشمہ معرفت ص۱)

دوسری وجہ ہماری عدم ناراضگی کی یہ ہے کہ بقول مرزا صاحب ان کو خدا نے یہ فرمایا تھا کہ

یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک (ضمیمہ انجام آتھم ص۹)

(اے غلام احمد رحمت تیرے ہونٹوں پر جاری ہے)

اس لئے وہ ان قدرتی رحمت کے چشموں کو جو ان کی زبان پر جاری تھے نہ روکنے پر مجبور تصور کئے جائینگے۔

الغرض مرزا صاحب کی سخت زبانی ان کے منصب جلیلہ کے جس کے وہ مدعی

تھے سخت خلاف ہے جو اس پر صریح دلیل ہے کہ وہ فی الحقیقت خدا کی طرف سے کسی عہدہ پر قائز نہیں تھے۔

ساتویں وجہ مرزا صاحب کے اس روایت دارقطنی کا مصداق نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس روایت میں مہدی موعود کے وقت ہونے والے چاند گرہن کی تاریخ جیساکہ اس پر مفصل بحث ہو چکی ہے رمضان شریف کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن کی تاریخ پندرہ رمضان ہے۔ جیساکہ الفاظ روایت "تنکسف الشمس فی النصف منہ" میں مرقوم ہے بخلاف اس کے مرزا صاحب جس سورج گرہن کو پیش کرتے ہیں وہ ۲۸ رمضان کو ہوا تھا۔ پس وہ اس دلیل سے تمسک کرنے میں صادق نہیں گنے جاوینگے۔ باقی رہا مرزا جی کا یہ تاویل کرنا

" سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے۔" (ص ۴۷) خدا نے قدیم سے چاند گرہن کیلئے ۱۳-۱۴-۱۵- اور سورج گرہن کیلئے ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں۔ سو پیشگوئی (مندرجہ دارقطنی) کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یہ نظام اُس روز ٹوٹ جائیگا جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان۔" (ص ۴۷ ضمیمہ انجام آتھم)

سو اس کے جواب میں ہمیں زیادہ قیل و قال کی ضرورت نہیں۔ الفاظ روایت سامنے ہیں جو یہ ہیں کہ

ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فے النصف منہ

رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور اس کے نصف میں سورج گرہن ہوگا۔"

پس مرزا صاحب کا نصف رمضان سے سورج گرہن کے ایام سے درمیانی یوم مراد لینا صریح عربیت کے خلاف ہے۔ کوئی عربی جاننے والا منصف مزاج ان کی حرکت معانی کو درست نہیں کہیگا۔ نصف منہ سے سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن مراد لینا بچند وجوہ غلط ہے۔

اول یہ کہ منہ کی ضمیر واحد مذکر رمضان کی طرف پھرتی ہے۔ ایام کی طرف ہوتی تو منہا ہوتی کیونکہ ایام جمع کا صیغہ ہے۔ اہل علم حضرات غور فرمائیں روایت میں صاف لفظ نصف منہ موجود ہے جو واحد مذکر کی طرف راجع ہے۔ اور کلام سابق میں اس کا مرجع رمضان موجود ہے۔ اب کون اپنے دماغ میں بُھس بھرے بیٹھا ہے جو خواہ مخواہ زبان عربی کو چھوڑ کر اسطرح کے غلط معانی کو قبول کر کے اپنے انصاف و ایمان کے گلے پر اُلٹی چُھری چلائیگا۔

دوم۔ دوسری وجہ مرزاجی کے طبعزاد معانی کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ تین دنوں کا درمیانی دن "وسط" کہلاتا ہے نصف نہیں کہلاتا۔ حالانکہ روایت مذکورہ میں نصف ہے۔ باقی رہا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ

"خدا نے قدیم سے × × سورج گرہن کیلئے ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ تاریخیں مقرر کی ہیں۔ پیشگوئی کا یہ مطلب نہیں کہ یہ نظام اسدن ٹوٹ جائیگا"

اس کا جواب تو خود روایت میں موجود ہے کہ یہ کسوف خسوف ایسے ہونگے کہ جب سے آسمان و زمین بنے ہیں "نہیں ہوئے"۔ پس اس "نہیں ہوئے" کو سامنے رکھکر معنے کرتے ہیں۔ جو ہم نے کئے۔ اور جو آپ نے کئے وہ تو دنیا کی پیدائش کے بعد کئی دفعہ ہو چکے ہیں۔

خود ہی جس موضوع قول کو ہیرا پھیری سے سچ مچ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بنایا۔ اسی کی باتوں کو خلاف نیچر قرار دے رہے ہیں۔ کیوں جناب! حدیث سے بڑھکر اور کون سا امر باثبوت ہوگا جس کو مرزاجی دلیل استقرائی کے خلاف تسلیم کرینگے۔ ہاں قانون قدرت تو قدیم سے یہ بھی ہے کہ بچہ ہمیشہ ماں باپ دونوں کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر مرزا صاحب تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بلا باپ تسلیم کرتے ہیں۔ دیکھو صفحہ ۲۳/۴۸ تحفہ گولڑہ صفحہ ۴۳ خطبہ الہامیہ۔ خاصکر "الحکم" ۲۴ جون ۱۹۰۱ء کی مندرجہ ذیل عبارت تو واقعی قابل تعریف ہے۔

"ہمارا ایمان اور اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اللہ

تعالےٰ کو سب طاقتیں ہیں نیچری جو یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ اس کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہے۔"

مرزائی دوستو! کیا اللہ تعالےٰ کو پندرہویں شب سورج گرہن کرنے کی طاقت نہیں ہے؟ اگر جواب ہو کہ "ہے" تو ایک ممکن الوقوع بات کو قانون نیچر کی آڑ میں قبول نہ کرنا، پھر لطف یہ کہ وہ امر بقول خود حدیث رسول میں مرقوم ہو۔ بھائیو! جب شق القمر ہونا خود مرزا صاحب کے نزدیک درست ہے اور چاند دو ٹکڑے ہونے سے نظام فلکی میں کوئی حرج نہیں ہوسکتا تو پندرہویں شب میں سورج گرہن ہونے سے کس طرح ہوگا۔

معجزہ شق القمر کے متعلق جو تقریر مرزا صاحب کی رپورٹ جلسہ قادیانی منعقدہ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۹۸ تک چھپی ہے وہ اس لائق ہے کہ ساری اس جگہ نقل کی جائے۔ کیونکہ اس میں نظام فلکی وقانون نیچر کی آڑ میں امور خارق عادت سے انکار کرنے والوں کی خوب دھجیاں اڑائی ہیں۔ مگر میں بطور اختصار چند سطریں اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ جو یہ ہیں۔

"بعض نادان شق القمر کے معجزہ پر قانون قدرت کی آڑ میں چھپکر اعتراض کرتے ہیں (جیسا کہ خود مرزا صاحب نے اسی قانون قدرت کی آڑ میں پندرہویں تاریخ گرہن ہونا نظام فلکی کے خلاف کہا ہے) لیکن ان کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تعالےٰ کی قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کر سکتے۔ آہ! ایک وقت تو وہ منہ سے خدا بولتے ہیں لیکن دوسرے وقت چہ جائیکہ ان کے دل۔ ان کی روح خدائے تعالےٰ کی عظیم الشان اور وراء الوراء قدرتوں کو دیکھکر سجدے میں گر پڑیں اسے مطلق بھول جاتے ہیں۔ اگر خدا کی ہستی اور بساط یہی ہے کہ اس کی قدرتیں اور طاقتیں ہمارے ہی خیالات اور اندازہ تک محدود ہیں (جیسا کہ مرزا صاحب سورج گرہن کے لئے ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ تاریخیں اور چاند گرہن کے لئے ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ تاریخیں

معین کر کے اس کے خلاف کو گدھاپن اور احمقیت کہتے ہوئے قانون قدرت کی آڑ لیتے ہیں) تو پھر دعا کی کیا ضرورت رہی۔ لیکن نہیں میں (مرزا) تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی قدرتوں اور ارادوں کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا ایسا انسان جو یہ دعوےٰ کرے وہ خدا کا منکر ہے۔ لیکن کسقدر واویلا ہے اس نادان پر جو اللہ تعالےٰ کو لامحدود قدرتوں کا مالک سمجھکر بھی یہ کہے کہ شق القمر کا معجزہ قانون قدرت کے خلاف ہے (یا پہلی تاریخ کو چاندگرہن اور نصف ماہ کو سورج گرہن ہونا نظام قدرت کے خلاف ہے) سمجھ لو کہ ایسا آدمی فکر سلیم اور دور اندیش دل سے بہرہ مند نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ کبھی قانون قدرت پر بھروسہ نہ کرلو۔ یعنی کہیں قانون قدرت کی حد نہ ٹھیرالو۔ کہ بس خدا کی خدائی کا سارا راز یہی ہے۔ پھر تو سارا تار پود کھل گیا نہیں اس قسم کی دلیری اور جسارت نہ کرنی چاہئے (جناب! آپ نے کسوف خسوف کے متعلق اس پر عمل کیوں نہ کیا؟) جو انسان کو عبودیت کے درجہ سے گرا دے جس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایسی بیوقوفی اور حماقت کرنا کہ خدا کی قدرتوں کو محصور اور محدود کرنا کسی مومن سے نہیں ہو سکتی (پھر آپ کیا ہوئے؟) امام فخرالدین رازی کا یہ قول بہت درست ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنیکا ارادہ کریگا وہ بے وقوف ہے۔ دیکھو نطفہ سے اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ یہ لفظ کہدینے آسان اور بالکل آسان ہیں اور یہ ایک معمولی سی بات نظر آتی ہے مگر یہ ایک سرّ اور راز ہے کہ ایک قطرہ آب سے انسان پیدا کرتا ہے۔ اور اس میں اس قسم کے قوےٰ رکھدیتا ہے۔ کیا کسی عقل کی طاقت ہے کہ وہ اس کی کُنہ اور کیفیت تک پہنچے × × اسی طرح ایک ایک ذرہ خدا تعالےٰ کے تابع ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر قادر ہے کہ یہ ظاہر نظام بھی اسی طرح رہے اور ایک خارق عادت امر (پہلی رمضان کو چاندگرہن اور

پندرہ کو سورج گرہن) بھی ظاہر ہو جاوے۔"

ناظرین کرام! کیا مذکورہ بالا تقریر کے ہوتے ہوئے بھی کسوف خسوف مندرجہ دارقطنی (بشرطیکہ وہ واقعی حدیث نبوی ہو) کے خلاف عادت واقع ہو سکنے پر کسی دلیل کی ضرورت باقی رہتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ (باقی)

ناظرین کرام!

"مرقع قادیانی" کی شروع میں بلکہ آج بھی اتنی اشاعت نہیں کہ کوئی پرچہ جاری ہو یا جاری رہ سکے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد اور بہی خواہوں کی توجہ پر بھروسہ کر کے جاری کیا اور جاری ہے۔ اس لئے ناظرین کو اُن کا فرض یاد کرایا جاتا ہے کہ ہر ایک بہی خواہ تابمقدور اس کی اشاعت کرے اور خریدار بنائے۔ (منیجر)

اختلافات مرزا

آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیاں
پھر چاہتے ہو ہم سے کوئی بدگماں نہ ہو

مرزا غلام احمد قادیانی کے اختلافات اور کذبات کی نسبت بہت کچھ شائع ہو چکا ہے۔ مگر پھر بھی ضرورت ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کے تحفظ کی خاطر اس بارے میں متواتر لکھا جائے۔ جو نمایاں خدمات عالیجناب سردار اہلحدیث کے وجود مبارک سے ظہور میں آئیں وہ اُن کے خطاب "فاتح قادیان" سے ظاہر ہیں۔ مگر نامہ نگاروں میں سے مرحوم ومغفور "یکے از کوہاٹ" اور منشی